جلد ۵۲/۱۷ | ۱۵ امان ۱۳۴۲ھش | ۱۸ شوال ۱۳۸۲ھ | ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے:

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبودیت اور ربوبیت کے تعلق سے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کا نام صلوٰۃ ہے

یہ کیفیت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب جسم کے ساتھ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے

"ارکانِ نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔

اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے۔ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جبکہ رُوح بھی ہمہ نیستی اور تذلّلِ تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے۔ اور جو زبان بولتی ہے رُوح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نُور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ مَیں اس کو اور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے۔ یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفہ کے اجزا یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ۔ پھر نطفہ کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدّمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتَو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۴ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— لاہور ۱۴ مارچ۔ دو ہفتہ سے چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر ہسپتال سے اپنی کوٹھی ۲۶-ڈی گلبرگ روڈ میں واپس آ گئے ہیں۔ الحمد للہ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں سے اکثر خوابیدہ مرکزی ھللسسف تین ماہ کے بعد دوبارہ بیدار ہو رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اب چوہدری صاحب خود کروٹ لے سکتے ہیں۔ اپنے دونوں بازو کھانے پینے وغیرہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بولنے اور لکھنے کی حسیں بھی آہستہ آہستہ عود کر رہی ہیں۔ ایک دفعہ سہارے سے دو تین منٹ کھڑے رہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک پوری صحت کے لئے چھ مہینے کا عرصہ درکار ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس عزیز بھائی کے لئے جو حضرت نواب محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مکمل صحت بخشے۔ آمین

ایجنڈا مجلس مشاورت

تمام جماعتوں کو اس سال کی مجلس مشاورت کا ایجنڈا ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء کی ڈاک میں بھجوا دیا گیا ہے۔ جس جماعت کو ایجنڈا نہ ملے وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ وہ دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ مارچ ۶۳ء

روزہ اور امریکن اخبار ویکلی نیوز

امریکن اخبار "نیوز ویک" میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روزہ مسلمانوں کو سست بنا دیتا ہے۔ نوٹ میں بعض امریکن مسلمانوں کی مثال پیش کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ ان دنوں میں کام کاج میں سست ہو جاتے ہیں۔ اس نوٹ کی وجہ سے دنیا کے مسلمانوں کو رنج ہونا ضروری ہے۔ تاہم اس میں ایک خوشی کا پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نوٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان امریکہ جیسے مادر پدر آزاد ملک میں بھی اپنے دین کو نہیں بھولے اور وہ روزہ کی پابندی کو ضروری سمجھتے ہیں۔ باقی رہی سستی کی بات تو اخبار مذکور کو سمجھنا چاہیئے گا اول تو اس کا اندازہ ہی غلط ہے بہت کم روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جو روزہ کی وجہ سے کام کاج میں سستی کا اظہار کرتے ہیں۔ عام معمولی روزمرہ کے کام میں تو روزہ خاص کر موسم سرما میں بہت کم تکلیف دیتا ہے۔ البتہ بعض سخت کاموں کی صورت میں روزہ کا حکم اتنا سخت نہیں ہے۔ بعض غیر معمولی سختی کے کاموں میں روزہ کی رخصت ہے اور دوسرے وقت میں اس کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مسافر اور بیمار کے لئے اور ضعیفوں کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

پھر ایسی شہادتیں موجود ہیں کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں نے روزہ کو صحت جسمانی کے لئے بھی بڑا مفید تسلیم کیا ہے ایسی صورت میں اگر بعض لوگ روزہ کی حالت میں اپنے دنیوی کاموں میں کسی قدر تساہل بھی ظاہر کرتے ہیں تو صحت جسمانی کے نقطۂ نظر سے قابلِ اعتراض نہیں بلکہ قابل تعریف ہے۔ اگر سال میں ایک مہینہ صحت جسمانی کے لحاظ سے ہی روزمرہ کے دنیوی کاموں میں کسی قدر کمی آ جائے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ کئی ایک بیماریوں کا علاج طبی لحاظ سے بھی فاقہ سے کیا جاتا ہے۔

امریکی اخبار نے اگر روزہ پر نکتہ چینی کی ہے تو اول تو یہ نکتہ چینی ہی بے جا ہے تاہم ہمارے خیال میں اس پر چیں بہ جبیں ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ اس اخبار کا اپنا خیال ہے اور اس کو اپنا خیال ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ اخبار کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کریں اس پر حکومتی سطح پر احتجاج کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ ہمارے سامنے اخبار کا متذکرہ نوٹ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اظہار کا طریق نامناسب ہو جس سے مسلمانوں کو رنج ہوتا ہو اظہار رائے اور چیز ہے اور اظہار رائے کا طریق اور چیز ہے۔ اظہار رائے کے متعلق تو اس قدر کافی ہے کہ روزوں کی خوبیاں بیان کر دی جائیں اور اخبار مذکور کو ان کی طرف توجہ دلائی جائے البتہ اگر اظہار رائے کا طریق نامناسب اور دلآزار ہو تو اسکے خلاف مناسب طریق سے احتجاج کرنا برا نہیں ہے۔ تاہم اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسی باتوں کو بھی ہمیں معاندانہ نہیں خیال کرنا چاہیئے بلکہ کہنے والے کی نادانی پر محمول کرنا چاہیئے۔

روزہ کے حقیقی فوائد روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں بعض مغربی لوگ صرف مادی فوائد کی طرف نگاہ رکھتے ہیں یہ ان لوگوں کے روحانیت سے بیزار ہونے کی دلیل ہے۔ ایسی حالت میں وہ لوگ قابلِ معافی ہیں اس کا صحیح علاج یہی ہے کہ ہم ان لوگوں کو روحانی امور کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ روزہ عیسائیت اور یہودی مذہب میں بھی موجود ہے بلکہ ہندو متوں میں بھی روزہ کی بڑی اہمیت ہے اگرچہ اسلامی روزہ سے ان کی صورت الگ ہے تاہم روزہ کو ہر مذہب میں جگہ دی گئی ہے اور اس کے روحانی فوائد سے کسی مذہب کو انکار نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ صرف دنیوی نقطۂ نظر سے روزہ پر تنقید کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور ان کی حالت قابلِ رحم ہے۔ ایسے لوگ مغرب ہی میں نہیں بلکہ ہر ملک میں آجکل پائے جاتے ہیں اگر یہ لوگ مناسب طریق سے احقاقِ حق کے لئے تنقید کریں تو اس کا جواب روزہ کے فوائد بیان کر کے دیا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ روحانی طور پر بیمار ہوتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ بیماروں کا سا سلوک کرنا چاہیئے۔ امریکی اخبار کے لکھنے سے روزہ کی اہمیت اور وقار مسلمانوں کے دلوں سے کم نہیں ہو جاتا اگر کوئی شخص غلط رائے کا اظہار کرتا ہے تو اس سے حقیقت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

پاکستانی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بعض مسلمان لیڈر حکومت پاکستان سے استدعا کرنا چاہتے ہیں کہ اخبار مذکور کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ اس بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ پہلے اخبار مذکور کے نوٹ پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے۔ اگر اس کا طریق دل آزارانہ ہے تو احتجاج میں کوئی ہرج نہیں لیکن اگر اس نے مناسب اور شریفانہ الفاظ میں اظہار رائے کیا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ روزہ کی خوبیوں کے متعلق جواب میں لکھ دیا جائے اور اس کے اعتراض کو غلط ثابت کیا جائے۔ یہ طریق اشاعت اور تبلیغی لحاظ سے زیادہ موثر ہوگا۔ ہمیں تو اس بات کی خوشی ہے کہ مغربی لوگ اب اسلام کے متعلق سوچنے تو لگے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ انہیں اسلامی اصولوں کا صحیح اندازہ لگانے میں مدد دیں اور اسلام میں ان کی دلچسپی کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں ورنہ احتجاجوں سے تو کچھ نہیں ہوگا بلکہ الٹا نقصان ہوگا۔ اور وہ لوگ سمجھیں گے کہ اسلام کے اصول چھوٹی موٹی قسم کی کوئی چیز ہے جو عام عقل کی کسوٹی پر کسے نہیں جا سکتے تاہمیں ان لوگوں کو اسلام کے متعلق ایسا تصور نہیں دلانا چاہیئے اور انکو موقع دینا چاہیئے کہ وہ ان اصولوں کو اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھ لیں +

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

ہے زباں میری اور اُن کا بیاں

ہم کہاں اور وہ بارگاہ کہاں
اک رسا آہ لے گئی تھی وہاں

جسم وجاں لے کے ہم بھی آئے تھے
پر نگاہ تھی وہ جسم وجاں سے گراں

کیا یہ اوحیٰ کی ہے تفسیر
کچھ تو ہے جس سے ہے زمیں لرزاں

ہے خریدار کوئی جنت کا؟
آج یہ جنس ہوگئی ارزاں

اک مسیحا کی ہے مسیحائی
دل مرا حشر تک رہے گا جواں

رس بھرے گیت گاؤں گا ناہید
ہے زباں میری اور اُن کا بیاں

عبدالمنان ناہید

تمنائے دید الٰہی

ہے وہ کون جس کو نظر ڈھونڈتی ہے
ہر اک سمت شام و سحر ڈھونڈتی ہے

تمنا میرے دل کی دل سے نکل کر
میری جاں تمہیں ہر پہر ڈھونڈتی ہے

کبھی شوق سے جا کے دیر وحرم میں
ترے نور کو جلوہ گر ڈھونڈتی ہے

کبھی جوش میں آ کے دشت وجبل میں
اِدھر ڈھونڈتی ہے اُدھر ڈھونڈتی ہے

کہیں تو نظر آؤ گے ایک دن تم
اسی شوق میں دربدر ڈھونڈتی ہے

وہی جلوہ گر دل میں رہتا ہے ہادیؔ
جسے چاروں جانب نظر ڈھونڈتی ہے

(حکیم سید عبدالہادی بہاری)

نگران بورڈ کے تازہ اجلاس کی رپورٹ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ

مورخہ ۱۰ مارچ بروز اتوار نگران بورڈ کا تازہ اجلاس منعقد ہوا۔ بعض امور کے ذکر کو ترک کر کے خاص خاص امور کی کارروائی کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس دفعہ میری بیماری کی وجہ سے نگران بورڈ کا اجلاس کافی عرصہ کے بعد منعقد ہو سکا۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ انفرادی معاملات کی بجائے زیادہ تر اصلاحی تجاویز کی طرف توجہ دی جائے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ

فیصلہ جات اجلاس نگران بورڈ مورخہ ۱۰-۳-۶۳

(۱) کمیشن رشتہ ناطہ کی رپورٹ کا خلاصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اب یہ رپورٹ حسب فیصلہ مشاورت میں پیش ہوگی اور اس کی سب کمیٹی اس پر غور کرے گی۔

(۲) رپورٹ نظارت زراعت پیش ہوئی۔ یہ امر قابلِ افسوس ہے کہ سترہ مدعوین میں سے صرف سات شریک اجلاس ہوئے جو حاضر نہیں ہوئے انہیں ملامت کا خط لکھنا چاہیئے کہ جماعتی کاموں میں ایسی سہل انگاری قابل افسوس ہے۔ فی الحال کسی دو جگہ ابتدائی طور پر دو ماڈل فارم قائم کئے جائیں اور اس کے بعد اس سلسلہ کو مزید ترقی دی جائے۔ ناظر صاحب زراعت اپنے دوروں کو وسیع کریں اور موقعہ پر جا کر دوستوں کو بیدار اور ہوشیار کریں۔

نیز ایک انسپکٹر زراعت بھی صدر انجمن مقرر کرے جو زیادہ کثرت سے دورے کر کے اس کام کو ترقی دے۔ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت کی اکثریت زراعت پیشہ اصحاب پر مشتمل ہے۔ شجرکاری کی تجویز بہت مناسب ہے اس کے لئے علاقوں کی مناسبت کے لحاظ سے ثمردار اور غیر ثمردار پودوں کے متعلق دوستوں کو مفید مشورہ مہیا کیا جائے۔ اور جو فارم مقرر ہوں ان میں نرسری کا بھی انتظام ہو۔ نیز ملک میں بہت سی اچھی اچھی نرسریاں بھی موجود ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔

(۳) احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق صدر انجمن احمدیہ اور صدر صاحب نگران بورڈ کی رپورٹ پیش ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ مناسب یہی ہے کہ اب بھی مشاورت میں پیش ہونے والی تجویز میں خرید اراضی برائے احمدیہ ہوسٹل کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی رقم مشروط بآمد رکھ دی جائے۔ اس سے تحریک میں نفسیاتی زور پیدا ہو جاتا ہے۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور جلد قائم ہو جانا چاہیئے۔

(۴) تجارتی و صنعتی امور کے متعلق ابتدائی رپورٹ پیش ہوئی۔ اس کے متعلق عمل
رائے تو اس وقت دی جا سکے گی۔ جب ایک دو اجلاسوں کے بعد عملی کام شروع ہو گا۔

(۵) سیمنار اصلاح و ارشاد کے متعلق رپورٹ پیش ہوئی۔ اس کے انعقاد کا مناسب موقعہ یہ تھا کہ جلسہ سالانہ کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں ایسا انعقاد کیا جائے۔ اور مربیوں کے علاوہ خاص خاص امراء اور بعض دیگر اہل الرائے دوستوں کو بھی بلایا جائے۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے۔

(۶) بے پردگی کے متعلق نظارت امور عامہ کی رپورٹ کے ذریعہ امیر ضلع پشاور کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ بے پردگی کے متعلق پشاور کے بعض احمدیوں کے بارے میں رپورٹ پیش ہوئی۔ ناظر صاحب امور عامہ کو چاہیئے کہ رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ ان احمدیوں کو مناسب الفاظ میں غیرت دلائیں اور حضرت صاحب کے خطبہ کا حوالہ دے کر پر زور تحریک کریں کہ وہ اپنے گھروں میں اسلامی پردے کو رائج کریں۔ انہیں لکھ دیا جائے کہ بصورت دیگر جماعتی مفاد کے پیش نظر ایکشن لیا جائے گا۔ تین ماہ کے بعد پھر ان کے متعلق رپورٹ پیش ہو کہ انہوں نے اصلاح کر لی ہے یا نہیں؟ نیز ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کو نظارت امور عامہ کی طرف سے بند لفافے میں ان اصحاب کی فہرست بھجوا دی جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ کسی وقت پشاور جا کر انہیں نصیحت کر کے اصلاح کی کوشش کریں۔ نیز ناظر صاحب امور عامہ کو چاہیئے کہ حسب فیصلہ سابق کراچی اور پنڈی اور لاہور کے امراء کو بھی رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ پھر تاکید کریں کہ وہ بھی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ کیا وہاں جماعت میں کوئی بے پردگی کی شکایت تو نہیں پائی جاتی۔ اور پھر نگران بورڈ میں رپورٹ کی جائے۔

(۷) نئے مہمان خانہ کی تعمیر کے متعلق رپورٹ پیش ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ سارے حالات سننے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز تین ماہ کے بعد پھر پیش ہو۔ تاکہ اگر حالات میں کوئی تبدیلی پیدا ہو۔ تو اس پر دوبارہ غور ہو سکے۔

(۸) حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا کے رہائشی اور وفات والے کمرہ کے متعلق رپورٹ پیش ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ اس کی چاردیواری کے باہر کی طرف حفاظت کے خیال سے ½۱ فٹ پختہ چبوترہ بنا دیا جائے۔

(۹) مفت اور لازمی پرائمری تعلیم کے متعلق رپورٹ نظارت تعلیم پیش ہوئی الحمد للہ کہ ربوہ میں عملاً لازمی ابتدائی تعلیم جاری ہے کوشش کی جائے کہ جو دو تین بچے زیر تعلیم نہیں آئے وہ بھی زیر تعلیم آ جائیں۔

(۱۰) چندہ دہندگان کی اوسط طبقہ وار پیش ہوئی۔ ناظر صاحب بیت المال کو چاہیئے کہ طبقہ وار اوسط میں جو طبقہ پیچھے ہے۔ اس کو اوپر اٹھانے کی کوشش کریں نیز ناظر صاحب کو یہ بھی چاہیئے کہ اس بارہ میں رپورٹ کریں کہ جو چندہ ہر طبقے کے دوست لکھاتے ہیں یا ان پر عائد کیا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے ان کے چندے کی وصولی کی شرح کیا بنتی ہے؟ اسی طرح وکیل اعلیٰ صاحب سے بھی ایسی رپورٹ حاصل کی جائے۔

(۱۱) جماعتی تاریخی میوزیم کا مجوزہ فارم پیش ہوا۔ فارم درست ہے۔ اگر آئندہ بھی تبدیلی یا اضافہ کی ضرورت ہوئی تو دوبارہ غور ہو سکے گا۔ خرچ کا معاملہ صدر انجمن میں پیش کیا جائے۔

(۱۲) سہ ماہی انتظامی معائنہ جات کے متعلق رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ پیش ہوئی۔ اگر سہ ماہی معائنہ مشکل ہو۔ تو کم از کم ششماہی ضرور کیا جانا چاہیئے۔ اور بہتر ہوگا کہ ہر معائنہ میں ناظر صاحب اعلیٰ اپنے ساتھ باری باری کسی دوسرے ناظر کو بھی شامل کر لیا کریں۔

(۱۳) رپورٹ صیغہ قضا بابت اختیارات سماعت مقدمات پیش ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ صدر صاحب نگران بورڈ صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحب تحریک جدید اور صدر صاحب بورڈ قضا تینوں سے اس کی رائے حاصل کریں۔ کہ وہ اصولی طور پر انتظامی معاملات اور حقوق کے معاملہ میں کیا حد فاصل قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد یہ معاملہ نگران بورڈ میں پیش ہو۔

(۱۴) درستی مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سید داؤد احمد صاحب کی تجویز آئندہ اجلاس میں پیش ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد
صدر نگران بورڈ ۱۱-۳-۶۳

تحریکِ وصیت

رضائے الٰہی کی علامت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص ان شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو وصیت کے لئے پیش کرتا ہے خدا اسے جنتیوں میں شمار کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ اسے کس طرح پتہ لگے کہ خدا کی رضا اسے حاصل ہوگی۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالے کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالے نے اپنے بندوں کے دلوں میں تڑپ معلوم کر کے وصیت کے قواعد کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص، ایسا ایمان اور تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہو گئے۔ اس سے کم ہو تو بات مشتبہ ہے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ تمہارا انجام کیا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۳۶ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۲، ۲۳، ۲۴ امان ۱۳۴۲ھش مطابق ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اِنّما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کی تنقید اور ہمارا جواب

از جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(قسط نمبر ۱۴)

جناب مصری صاحب ہمارے احمدی دوست کو سمجھانے کے لئے یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ پر لکھا ہے:-

"پس جبکہ قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے جو بتوسط فیض و اتباعِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خدا تعالے سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پاوے تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہوں گے؟"

اس پر جناب مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"ایک نبی نہیں بلکہ جمع کے لفظ سے کثیر التعداد انبیاء کے آنے کا ذکر فرما کر اس امر کو واضح کر دیا کہ ان سے مراد اولیاء امت ہی ہیں جن کو ظلی نبی کے نام سے پکارا ہے"۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ چونکہ اس عبارت میں مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کا امکان ثابت کرنا مقصود تھا اسلئے امکان نبوت کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک ایک ہی کامل ظلی نبی ہوا ہے جو صرف مسیح موعود کا وجود ہے اور یہ بات جناب مصری صاحب خود تسلیم کر چکے ہیں کہ ظلی نبوت کے وصف کو انتہائی کمال پر صرف مسیح موعود علیہ السلام نے ہی حاصل کیا ہے اسلئے آپ کو نبی کہا گیا دوسروں کو نبی نہیں کہا گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے درمیان جو اولیاء اللہ گزرے ہیں وہ ظلی نبی تو ایک حد تک ضرور تھے مگر کامل ظلی نبی نہ تھے۔

آگے مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضمیمہ براہین احمدیہ سے یہ عبارت پیش کرتے ہیں

"اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء ربانی کو ایک طرف امتی کہا ہے اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۸۳ و ۱۸۴)

اس پر مصری صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"ربوہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائی دیکھ لیں کہ حضور نے کس صفائی سے اپنے آپ کو حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت لاکر اپنے حق میں نبی کے استعمال کو اسی طرح جائز قرار دیا ہے جس طرح دیگر علمائے ربانی کے حق میں جائز قرار دیا ہے اور ایک جگہ حضور نے صریح لفظوں میں فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی بھی اسی حدیث کے ماتحت ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۸ و صفحہ ۳۴۹ اور حضور کے ایک الہام میں بھی اسی حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۳۴)

حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تشریح

میں نے مصری صاحب کا سارا استدلال انکے الفاظ میں نقل کر دیا ہے اب میرا جواب سنئے! جناب مصری صاحب۔ یہ بات آپ نے بالکل غلط لکھی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے حق میں نبی کا استعمال اسی طرح جائز قرار دیا ہے جس طرح دیگر علمائے ربانی کے حق میں جائز قرار دیا ہے۔ یہ نتیجہ تو جناب مصری صاحب آپ کے اپنے موجودہ مذہب کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ آپ اپنے پہلے مضمون میں ہی لکھ چکے ہیں کہ امتِ محمدیہ میں مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کا نام کسی کو نہیں دیا گیا۔ صرف مسیح موعود کو ہی ظلی نبوت کے وصف میں انتہائی کمال پر پہنچنے کی وجہ سے ظلی نبی کا نام دیا گیا ہے۔ پھر آپ کا یہ نتیجہ زیر بحث عبارت کے بھی خلاف ہے کیونکہ زیر بحث عبارت کے متعلق مصری صاحب تو یہ لکھتے ہیں:-

"اس مضمون کو اس عبارت پر ختم کیا ہے"۔

حالانکہ یہ مضمون آگے چلتا ہے اور ختم ان الفاظ پر ہوتا ہے:-

"مگر ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۸۴)

پھر جناب مصری صاحب نے جس عبارت پر مضمون کا ختم ہونا قرار دیا ہے اگر اس کا سیاق عبارت بھی ساتھ درج کر دیتے تو اصل حقیقت واضح ہو جاتی اور انہیں ایسا نتیجہ نکالنے کی جرأت ہی نہ ہوتی جو خود ان کے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔

اس سے پہلے حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرطِ سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے"۔

اس عبارت سے ملحق مصری صاحب کی وہ پیش کردہ عبارت ہے جو "اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے" سے شروع ہو کر آخر تک ہے

اس سیاق سے ظاہر ہے کہ اس جگہ اسلام کی یہ خوبی بیان ہو رہی تھی کہ وہی ایک ایسا مذہب ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی پر مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے اور اس امر کے ثبوت میں آگے کی عبارت میں حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو پیش کر کے اس حدیث کی رو سے علمائے ربانی کا مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہونا قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جگہ پیش کرنے کا ہرگز وہ مقصد نہیں جو آگے کی عبارت سے مصری صاحب بطور خود ساختہ نتیجہ کے یوں پیش کر رہے ہیں:-

"حضور نے کسی صفائی سے اپنے آپکو حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت لاکر اپنے حق میں نبی کے استعمال کو اسی طرح جائز قرار دیا ہے جس طرح دیگر علمائے ربانی کے حق میں جائز قرار دیا ہے"۔

یہ نتیجہ جناب مصری صاحب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری احادیث اور دیگر تحریرات مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہونے کے علاوہ خود جناب مصری صاحب کے اپنے اس مذہب کے بھی خلاف ہے جو نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انہوں نے اپنے مضمون کی پہلی قسط میں ہی بیان کر دیا ہوا ہے۔

احادیث کے خلاف ہونے کا ثبوت

یہ نتیجہ دوسری احادیث نبویہ کے خلاف اسلئے ہے کہ ایک حدیث میں تو مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں اسکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ لیس بینی وبینہ نبی کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس امت محمدیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود تک کسی عالم ربانی کو نبی قرار نہیں دیا بلکہ صرف مسیح موعود کو ہی نبی قرار دیا ہے اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپکو حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مصداق تو قرار دے سکتے ہیں مگر آپ یہ نہیں کر سکتے کہ علمائے ربانی کیلئے لفظ نبی کا استعمال جائز قرار دیکر اپنے لئے بھی نبی کا استعمال اسی طرح جائز قرار دیں۔

تحریرات مسیح موعود کے خلاف

کیونکہ یہ نتیجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تحریرات کے صریح خلاف ہے چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:-

"غرض اس حصہ کثیرہ وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت سے گزر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"اگر دوسرے صلحا جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اسلئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ مصری صاحب کا حضرت مسیح موعود کی زیر بحث تحریر سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں بلکہ منشائے مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ہے کیونکہ حضور نے دوسری تحریروں میں اپنے تئیں تیرہ سو سال میں نبی کے نام کا مخصوص طور پر مستحق قرار دیا ہے اور پہلے بزرگانِ امت کو نبی کے نام کا مستحق مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ پورے طور پر نہ پانیکی وجہ سے نہیں سمجھا بلکہ انہیں نبی کے نام کا مستحق قرار دینا حدیث نبوی کی پیشگوئی میں ایک رخنہ پیدا کرنیکے مترادف قرار دیا ہے۔

مصری صاحب کے اپنے عقیدہ کے خلاف

پھر مصری صاحب کا یہ نتیجہ انکے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ اپنے مضامین کی پہلی قسط میں وہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ امتِ محمدیہ میں ظلی نبی کا نام پانیکے مستحق صرف مسیح موعود ہی ہیں کیونکہ صرف انہوں نے ہی ظلی نبوت کے وصف کو امت محمدیہ میں انتہائی کمال پر حاصل کیا ہے اور نام کسی کو اسوقت ملتا ہے جب اس نام کا وصف اس میں انتہائی کمال پر پہنچ جائے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام حدیث نبوی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور اپنے الہام "تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل" کے مطابق انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہت بھی رکھتے ہیں اور احادیث نبویہ کے مطابق مسیح موعود ہونیکی وجہ سے امتِ محمدیہ میں تیرہ سو سال میں نبی اللہ کا نام پانے کے لئے ایک مخصوص فرد بھی ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۱ پر مسلمانوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائے گا"۔

یہ حوالہ اس بات پر روشن دلیل ہے اور نص صریح ہے کہ حضرت مسیح موعود علمائے ربانی سے اس بات میں مشابہت رکھتے ہیں کہ علمائے ربانی بھی انبیائے بنی اسرائیل کے مثیل ہیں اور آپ بھی انبیائے بنی اسرائیل کے مثیل ہیں لیکن اس بات میں علمائے ربانی سے امتیاز بھی رکھتے ہیں کہ علمائے ربانی جو آپ سے پہلے امت محمدیہ میں گزرے ظلی نبوت کا وصف کامل طور پر نہ رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کہلانے کے مستحق نہیں اور مسیح موعود بموجب احادیثِ نبویہ بھی نبی اللہ کہلانے کے مستحق ہیں اور آپ کے الہامات میں بھی آپکو نبی اور رسول کہا گیا ہے اور ان الہامات کی بنا پر خود آپ نے بھی لکھا ہے کہ آپ خدا کے حکم کے مطابق نبی ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیائے بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصہ لیا ہے مگر اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اس کے اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مشابہت سمجھ آ جائے۔ (کشتی نوح ص۱۳)

پس علمائے ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق مخفی طور پر انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن مسیح موعود علیہ السلام کھلے کھلے طور پر حضرت عیسے علیہ السلام کے بالمقابل کھڑے کئے گئے ہیں لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انبیائے بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ کھلی کھلی مشابہت پائی جاتی ہے۔ بلکہ اس رنگ کی مشابہت پائی جاتی کہ مشبہ یعنی حضرت مسیح موعودؑ مشبہ بہ یعنی حضرت عیسے علیہ السلام کے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے:۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے۔ (ریویو جلد اول ص۲۵۷)

مصری صاحب نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے مشبہ اپنے مشبہ بہ سے بڑھکر نہیں ہو سکتا کیونکہ مشبہ بہ اقویٰ ہوتا ہے مگر یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی گئی ہے مگر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے مقام قرب الی اللہ میں بہت بڑھکر ہیں۔

غلوّ کا الزام

جناب مصری صاحب نے ہمارے احمدی بھائی کو ان کے سوال کا جواب دینے سے پہلے اپنے مضمون کی تمہید میں غلو کا الزام دیتے ہوئے لکھا ہے :۔

"حضور کی جماعت کے دیگر گروہ نے خطرناک اجتہادی غلطی کا ارتکاب کرتے ہوئے حضورؑ کے بعض الفاظ پر کافی غور کو کام میں نہ لانے کی وجہ سے حضور کو زمرۂ انبیاء کا فرد قرار دے دیا ہے اور جماعت کے لئے غلو کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ اب تک یہ دوست حضور کو کامل نبی لکھتے چلے جاتے ہیں حالانکہ حضور نے اپنے متعلق جزوی نبی کا لفظ استعمال کیا ہے کبھی بھی اپنے آپ کو کامل نبی نہیں لکھا اور نہ ہی اپنی نبوت کو نبوت تامہ سے تعبیر کیا ہے۔

الجواب

جناب مصری صاحب کا ہم پر غلو کا الزام درست نہیں۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم ہم لوگ آپ کو کامل نبی بلحاظ ظلیتِ کاملہ کے قرار دیتے ہیں نہ کامل نبی بلحاظ تشریعی نبوت کے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیتِ کاملہ کے وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"۔

(نزول المسیح ص۳)

پس ہم آپ کو کامل انعکاس کی وجہ سے نبی اور رسول مانتے ہیں۔ اور کامل ظلی نبی یقین کرتے ہیں —— جو ہماری تحقیق میں نبی ہوتا ہے۔

پس جب مسیح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے رو سے نبی ہے تو ہمارا حضرت مسیح موعودؑ کو زمرۂ انبیاء کا فرد نبوت مطلقہ کے لحاظ سے قرار دینا نہ کہ نبوت تشریعیہ یا نبوت مستقلہ کے لحاظ سے غلو کیسے ہُوا؟۔ نبوت تامہ تشریعیہ کے مقابلہ میں ہم آپ کی نبوت کی جزئیت سے انکار نہیں کرتے۔ لیکن شریعت کا لانا نبوت کی حقیقت ذاتیہ پر ایک زائد خصوصیت ہے۔ اسی لئے غیر تشریعی انبیاء جدید شریعت کے حامل نہ ہوکر بھی کامل نبی کہلاتے ہیں۔ گو تشریعی نبی کے مقابلہ میں ان کو شریعت والی جزو براہ راست نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی ظلی نبی ہیں۔ آپ کو بھی شریعت والی جزو براہ راست نہیں ملی بلکہ آپ کی تو نبوت بھی براہ راست نہیں مگر جس طرح غیر تشریعی انبیاء شریعت جدیدہ نہ رکھنے کے باوجود نبوۃ مطلقہ یا نفس نبوت کے لحاظ کامل نبی ہوتے ہیں۔ ویسے ہی مسیح موعود علیہ السلام شریعت جدیدہ اور نبوت کے براہ راست نہ رکھنے کے باوجود نفس نبوت یا نبوت مطلقہ کے لحاظ سے کامل نبی ہیں بالواسطہ نبوت کاملنا نفس نبوت کے ملنے میں کوئی فرق پیدا نہیں کرتا"! فرق صرف دونو کے نبوت حاصل کرنے کے ذریعہ میں ہوتا ہے۔ جناب مصری صاحب ہم نے اس بارہ میں کسی غلو سے کام نہیں لیا۔ بلکہ آپ خطرناک تفریط سے کام لے رہے ہیں کیونکہ آپ نے اپنے ایک مضمون میں غیر تشریعی نبی کو ولی قرار دیا ہے۔ اور زمرۂ انبیاء سے خارج کر دیا ہے۔ جو خطرناک تفریط ہے۔ جس کی تردید خدا کے فضل سے آگے چل کر آپ کے اس مضمون کا جواب دینے کے وقت کی جائیگی انشاء اللہ تعالےٰ۔

وحی نبوت اور وحی ولائت

جناب مصری صاحب نے ہمارے احمدی بھائی کو ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے جواب کی تمہید میں یہ بھی لکھا ہے:۔

"امتی کی وحی نہ تو وحی نبوت ہوتی نہ زمرۂ انبیاء کا فرد ہوتا ہے وہ وحی ولائت ولائت کہلاتی ہے"۔

الجواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ زمرۂ انبیاء کے فرد ہیں اس کی حقیقت تو میں پہلے بتا چکا ہوں اب میں وحی نبوت اور وحی ولائت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ واضح ہو کہ وحی نبوت کی اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریعی وحی کے لئے اختیار کی ہے اور اس اصطلاح کو حضرت عیسے علیہ السلام کی اصالتاً آمد ثانی کے ابطال میں پیش کیا ہے۔ جیسا کہ قبل از یں ایک مضمون میں اصل حوالہ پیش ہو کر اس کا ذکر آچکا ہے۔ غیر احمدی چونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کو تشریعی نبی مانتے ہیں اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں سمجھایا ہے کہ اگر حضرت عیسے علیہ السلام اصالتاً دوبارہ آجائیں اور پینتالیس سال زمین پر رہیں اور ان پر وحی نبوت یعنی تشریعی وحی نازل ہو تو اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا اس طرح تو ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خاتم النبیین کا وصف چھین کر خود خاتم النبیین بن جانا لازم آتا ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی ان کے نزدیک یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری شارع اور آخری مستقل نبی ہیں اور عیسے علیہ السلام چونکہ ان کے نزدیک تشریعی نبی تھے اسلئے بعد از نزول ان پر جو وحی نازل ہو گی۔ جس کے ذریعہ انہیں قرآن مجید پڑھایا اور سکھایا جائے گا وہ تشریعی نبی کی وحی ہی ہوگی۔ ہاں وحی نبوت کی اس قسم کے علاوہ جو تشریعی ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحی نبوت کی ایک دوسری قسم بھی اپنی کتاب اربعین میں بیان فرمائی ہے اور اس سے وہ وحی مراد لی ہے جس میں مدعی نبوت کو نبی اور رسول کہا گیا ہو غیر تشریعی انبیاء پر جو وحی نبوت نازل ہوتی رہی وہ دوسری قسم کی وحی نبوت ہی تھی۔ یعنی وہ وحی نبوت جس میں ان کو نبی اور رسول کہا گیا۔

وحی نبوت کی تیسری قسم
وحی ولائت کا کمال

ماسوا اس کے وحی ولایت بھی ہر نبی پر نازل ہوتی ہی۔ لیکن چونکہ انبیاء پر یہ بدرجہ کمال نازل ہوتی رہی۔ اس لئے وحی ولائت جب درجہ کمال پہنچ جائے اور اس میں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایسی کامل وحی باتفاق انبیاء نبوت کہلاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب کہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"۔ (الوصیت)

اس سے ظاہر ہے کہ وحی ولائت جو جنس ہے کمال پر پہنچنے سے باتفاق جمیع انبیا نبوت بن جاتی۔ لہذا جنس کے لحاظ سے اسے وحی ولایت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور نوع کے اعتبار سے وحی نبوت بھی۔ کیونکہ وحی کامل باتفاق انبیاء نبوت ہے۔ وحی ولائت جو انواع وحی کی جنس ہے اس کی تقسیم ذیل کے شجرہ کے مطابق ہو سکتی ہے۔

وحی مطلق (جنس الاجناس)
- وحی ولائت
  - وحی تشریعی نبوت
  - وحی غیر تشریعی نبوت
- وحی غیر ولائت

نبوت تامہ
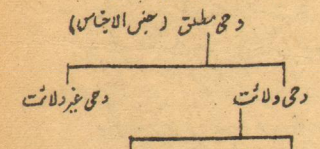
نبوت تامہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصطلاح میں اس نبوت کو کہتے ہیں جو وحی کے تمام کمالات کی حامل ہوتی ہے۔ ایسی وحی آپ کے نزدیک خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور پر منقطع ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ حاملۃ لجمیع کمالات فقد امنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ ما کان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین"۔

(توضیح مرام ص۲۰)

یعنی نبوت تامہ ہو تمام کمالات وحی کی حامل ہو اس کے اس دن سے منقطع ہونے پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ جس دن اسکے بارہ میں آیت خاتم النبیین نازل ہوئی۔

اس نبوت تامہ کاملہ کے مقابل پر جو جمیع کمالات وحی کی حامل ہو غیر تشریعی مستقل انبیاء کی وحی بھی اپنے اندر جزئیت رکھتی ہے اور غیر تشریعی نبی بھی شارع نبی کے مقابلہ میں جزوی نبی

(باقی ص۸ پر)

اذکروا موتاکم بالخیر

چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل مرحوم

از مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب بی اے — ربوہ

تین اور چار فروری کی درمیانی رات چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل بی اے سابق سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ قادیان و مینیجر بشیر آباد اسٹیٹ مختصر سی علالت کے بعد حیدر آباد کے ایک ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا کے ایک دیرینہ احمدی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ۱۹۳۰ء میں بی اے پاس کرنے کے بعد مرکز سلسلہ کی محبت انہیں قادیان کھینچ لائی۔ کچھ عرصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ العزیز کے بچوں کو پڑھانے پر مامور رہے اور بعد میں حضور کی اراضیات واقع سابق صوبہ سندھ کے انتظام و انصرام پر متعین کئے گئے۔ بہت ذہین۔ خوش طبع اور ادب نواز تھے۔ خصوصاً انگریزی لٹریچر اور تاریخ سے خاص لگاؤ تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد انہیں اچھی ملازمت اور ترقی کے مواقع حاصل تھے مگر خدمت سلسلہ کے شوق میں مادی ترقی کے وسائل حائل نہ ہو سکے۔ احمدیہ فارمز اور مرکز سلسلہ میں ۱۹۵۰ء تک کام کرتے رہے۔ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ میں نے آغاز شباب سے خدمت سلسلہ کی سعادت حاصل کی ہے اور اپنی زندگی کا بہترین حصہ اس میں صرف کیا ہے اور تنہائی کے لمحات میں بھی اسلام احمدیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادم صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سے دل کو معمور پایا ہے۔ شاید گناہوں غلطیوں اور کوتاہیوں کے باوجود خدا تعالے اسی جذبہ محبت کی بدولت مغفرت سے نوازے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی اور جذبہ کے ساتھ پڑھتے۔ مرحوم کی آواز بے حد سریلی اور مسحور کن تھی۔ خاص طور پر حضرت اقدس کی وہ فارسی نظمیں جو آپ نے اپنے سید و مولیٰ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھی ہیں جب ان کے منتخب اشعار سریلی آواز سے دوستوں کو سناتے تو ایک خاص محبت و کیفیت کا اظہار ہوتا تھا۔

انہیں ایک لمبا عرصہ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ العزیز کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور حضور بھی آپ پر ہمیشہ شفقت کا برتاؤ کرتے۔ بلکہ ان کے ساتھ بے تکلفی سے بھی بات کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ حضور کی مہربانیوں کا ذکر کیا کرتے حضور کی ذہانت سلسلہ کے کاموں میں غیر معمولی انہماک اور محنت احساس ذمہ داری اور خطرات و مصائب میں جماعت کی کامیاب رہنمائی۔ تقریر و تحریر کے ذریعہ خدمت اسلام اور دشمنوں کا مقابلہ ایسے موضوعات تھے جن پر اکثر ہم آپس میں گفتگو کرتے اور خوش بیانی و خوش گفتاری کے ساتھ واقعات کے تذکرہ سے مجلس کو گرما دیتے ملازمت کے دوران اگر کبھی انہیں دفتر والوں سے کوئی شکوہ بھی ہوا۔ تو اس کے بعد اس وجہ سے پشیمانی محسوس کرتے کہ حضرت امیر المومنین نے ہمیشہ تلطف و مہربانی کا سلوک کیا ہے۔ عسر و یسر اور خطا و نسیان انسان کا لازمہ ہے۔ انسان نیکی اور بدی میں بھی یکساں نہیں رہتا مگر میں نے ان کے دل میں ہمیشہ سلسلہ سے بے پناہ محبت پائی۔ اللہ تعالے انہیں اپنی چادر رحمت میں لے اور مغفرت و عفو سے نواز کر انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔

مرحوم نے کچھ عرصہ سے اپنی زمین پر جو تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد میں واقع ہے رہائش رکھی تھی۔ اور بچوں کو تعلیم کی غرض سے حیدر آباد میں رکھا ہوا تھا کہ اچانک دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے اور چند ہی دنوں میں اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو داغ مفارقت دے گئے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب زیر تعلیم ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ دختر ماسٹر حسین بخش صاحب مرحوم سابق مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بچوں کے پاس حیدر آباد میں ہیں۔ اور اس صدمہ سے بری طرح نڈھال ہیں۔ احباب جماعت اور خصوصاً بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے پسماندگان کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا کفیل و مددگار ہو۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد مولوی عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر اصلاح سری نگر چار ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار عبدالصمد احمدی چک نمبر ۸ ایم بی براستہ قائد آباد تحصیل خوشاب)

۲۔ محترم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے (جانشین محمد عمر ایل ایل بی)

رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس

یکم رمضان المبارک کو لجنہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے دعا کے ساتھ فرمایا۔ ۲۴ روز تک روزانہ ۴ گھنٹے پڑھائی ہوتی رہی جس میں قرآن مجید باترجمہ، حدیث، فقہ، دعوۃ الامیر، سیرت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود پر لیکچر دئے گئے اور نوٹ لکھوائے گئے۔ جس کے بعد امتحان ہوا۔ ۲۷ رمضان المبارک کو تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کو دعوت دی گئی اور اس کلاس کا اختتام بھی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے دعا ہی کے ساتھ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

امسال ایک طالبہ لاہور سے دو راولپنڈی سے اور ۹ مقامی طالبات شامل کلاس ہوئیں۔ کل بارہ طالبات میں سے گیارہ طالبات کامیاب ہوئیں۔ رمضان المبارک میں درس قرآن مجید اور نماز تراویح کی برکات سے تمام طالبات نے فائدہ اٹھایا۔

نمبر	نام	نمبر	پوزیشن
(۱)	عائشہ صدیقہ	۲۱۷/۳۰۰	اول
(۲)	نعیمہ اختر	۲۱۳	دوم
(۳)	امۃ الکریم راولپنڈی	۲۰۷	سوم
(۴)	عفت جہان	۱۱۳	
(۵)	نعیمہ پروین راولپنڈی	۸۹	
(۶)	زبیدہ خاتون	۱۹۰	
(۷)	عابدہ خان	۱۷۴	
(۸)	نفیسہ پروین	۹۹	
(۹)	نذرا پروین	۱۴۳	
(۱۰)	ذکیہ شاہین	۱۹۴	
(۱۱)	امۃ الحکیم فوزیہ	۱۷۴	

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی محترم ملک محمد اعظم صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ ولد ملک پیر محمد صاحب مرحوم آف چک ۹ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۴/۳ بروز سوموار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں کوثر پروین صاحبہ بنت صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ کوثر پروین صاحبہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی بھانجی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین (خاکسار ملک محمد اکرم واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

شکریہ اور اظہار معذرت

میرے شوہر اور سرتاج سید مبارک علی شاہ صاحب کی وفات پر جماعت کے بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ میرے ساتھ کمال ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ میں اُن سب کا صمیم قلب کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے میرے غم میں میرے ساتھ ہمدردی فرمائی۔ میں ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دیتی اور ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں مگر مرحوم کے غم میں اس درجہ پریشان، مضمحل، پژمردہ اور غمگین ہوں کہ قلم ہاتھ میں پکڑنے کی طاقت نہیں۔ اس لئے میں اظہار معذرت کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ عظیم میں مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائے اور میرا۔ میری ضعیف والدہ کا اور میرے تینوں کم سن بچوں کا آپ کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حور بانو پانی پتی ہیڈ مسٹرس وکٹری گرلز ہائی سکول ۴۵ میکلوڈ روڈ لاہور

شکریہ احباب

میری اہلیہ مرحومہ کی وفات پر متعدد احباب کی طرف سے تعزیت نامے وصول ہوئے ہیں۔ خاکسار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء نیز دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالے میری موجودہ تمام مشکلات اپنے فضل و کرم سے دور فرماویں۔ آمین۔

(خاکسار شوکت حسین شاہ ہیڈ کلرک جمراؤ ڈویژن میرپور خاص)

درخواست دُعا

میری والدہ صاحبہ (بیگم صاحبہ حضرت شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ رضی اللہ عنہ) کے آنکھ کا اپریشن بفضل خدا لاہور البرٹ وکٹر ہسپتال میں ہو گیا ہے جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ والدہ صاحبہ کے اپریشن کو کامیاب فرمائے۔ نیز میرے بھانجے عزیز وقار احمد کو جس کی عمر ۱۳ سال ہے خفیف قسم کا فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم اس معصوم بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

شیخ محمد شریف ۶۴ سمن آباد لاہور

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● جموں۔ ۱۳ مارچ۔ بھارت کی ایک اطلاع کے مطابق اکھنور کے مقام پر سیلاب کی وجہ سے دریائے چناب قریباً تین لاکھ ریلوے سلیپر اپنے ساتھ بہا کر پاکستان لے گیا ہے اکھنور جموں سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر ہے بتایا گیا ہے کہ ۸ مارچ کی شب کو دریائے چناب میں زبردست سیلاب آیا اور اس کی تند لہریں اکھنور کے علاقہ میں پڑا ہوا ریلوے کا لاتعداد سلیپر اپنے ساتھ بہا کر لے گئیں۔ دریا میں سیلاب پہاڑی علاقوں میں شدید بارشوں کے باعث آیا ہے۔

● ٹوکیو۔ ۱۳ مارچ۔ کل جاپان اور گھانا کے مابین ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے۔ ایک جاپانی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس معاہدے پر ٹوکیو میں جاپانی سفیر اور گھانا کے وزیر تجارت مسٹر ایف کے بی گوکانے دستخط کئے۔ اس معاہدے کی تفصیلات ابھی معلوم نہ ہو سکیں۔

● قاہرہ۔ ۱۳ مارچ۔ مشرق وسطیٰ خبر رساں ایجنسی نے کل رات، ایک اطلاع دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراق کی نئی حکومت نے کمیونسٹوں کی ایک تخریبی سازش کو ناکام بنا دیا ہے۔ ایجنسی نے عراق کے ایک سرکاری اعلان کے حوالہ سے کہا ہے۔ تمام سازشیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کو جلد ہی قانونی عدالتوں میں پیش کر دیا جائے گا۔

● نئی دہلی۔ ۱۳ مارچ۔ مشہور بھارتی رہنما مسٹر سی راج گوپال اچاری نے کہا ہے کہ اگر بھارت کے اقتصادی امور ان کے حوالے کر دئے جائیں تو وہ عوام پر کمر توڑ ٹیکس لگائے بغیر ہی موجودہ ہنگامی صورت حال سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ بھارت نے مرکزی میزانیہ میں اس سال بہت زیادہ ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ مسٹر اچاری نے اعلان کیا کہ بصورت دیگر وہ حکومت کو ایسے مشورے دینے کو تیار ہیں جن پر اگر عملدرآمد کیا جائے تو وہ بھاری ٹیکس لگائے بغیر ہنگامی صورت حال سے نپٹ سکتی ہے۔

● لندن۔ ۱۳ مارچ۔ کل یہاں سفارتی مبصرین نے اس رائے کا اظہار کیا، کہ واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کی یہ توقعات محض ایک واہمہ ہو سکتی ہیں۔ کہ نئی کابینہ کے قیام سے افغانستان ایک ایسی خارجہ پالیسی پر کاربند ہوگا۔ جو امریکہ کے لئے زیادہ قابل قبول ہوگی۔ کیونکہ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کے نامزد نئے وزیراعظم مسٹر محمد یوسف جو عوام میں سے ہیں۔ سابق جاگیردار وزیراعظم سردار داؤد خاں سے کسی طرح کم روس کے حامی نہیں۔ مبصرین نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ سردار داؤد خاں کے وزارت عظمیٰ سے ہٹائے جانے سے پاک افغان تعلقات بھی کچھ بہتر ہو جائیں گے۔ سردار داؤد خاں کے جو انتہائی ضدی اور پختونستان کے شدید حامی تھے، شاہ ظاہر شاہ سے بھی اختلافات تھے۔

● روم۔ ۱۳ مارچ۔ یہاں امریکہ اور روس کے سائنسدانوں نے بیرونی خلا کے مشترکہ مطالعات کے پروگرام کے لئے بات چیت شروع کر دی ہے اجلاس پیر کے دن شروع ہوا ہے اور ایک ہفتہ جاری رہے گا۔ یہ اجلاس بیرونی خلا کی پرامن تفتیش اور استعمال میں تعاون کے اس سمجھوتہ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں ہے۔ جو جون ۱۹۶۲ میں جنیوا میں روس اور امریکہ کے سائنسدانوں کے درمیان ہوا تھا۔ اس سمجھوتہ کے تحت امریکہ اور روس ۱۹۶۳-۶۵ء کے عرصہ کے دوران سات سائنسی سیارے چھوڑیں گے۔ انہوں نے یہ بھی منظور کیا کہ ہر قوم کو اپنے موسمیاتی سیاروں سے جو معلومات حاصل ہوں گی اس کے تبادلہ کے لئے ماسکو اور واشنگٹن کے موسمیاتی مراکز کو ملحق کرنے کے لئے مواصلات قائم کئے جائیں گے۔

● نئی دہلی۔ ۱۳ مارچ۔ احمد آباد سے ۶۰ میل دور موضع ہیمنت نگر کے کارخانہ میں خوفناک آتشزدگی سے تقریباً ۳۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ یہ واقعہ گذشتہ ہفتہ کی رات کو ہوا۔ کارخانے کے دو شعبے تھے۔ ایک روئی بیلنے کا اور دوسرا تیل نکالنے کا۔ آتشزدگی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مگر یہاں سے دس میل دور فائر بریگیڈ کا انجن الٹ جانے سے عملہ کا ایک رکن ہلاک ہو گیا اور پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ یہ انجن ہیمنت نگر کے کارخانہ میں آتشزدگی پر قابو پانے کے لئے پوری رفتار سے آ رہا تھا کہ راستہ میں الٹ گیا۔

● نئی دہلی۔ ۱۳ مارچ۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ ہم چین و بھارت کا سرحدی جھگڑا ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لوک سبھا میں انہوں نے چواین لائی کے حالیہ مراسلہ پر بھارتی نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے یہ بات کہی انہوں نے کہا کہ بھارت چین کے ساتھ جو زیادہ سے زیادہ رعایت برت سکتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جھگڑا بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دیا جائے۔ انہوں نے ایک رکن کے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ بھارت نے ثالثی کی تجویز کو قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین کولمبو کانفرنس کی تجاویز کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں اور اس کے سوا اب بھارت کے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ یہ معاملہ عالمی عدالت کے سامنے پیش کر دے۔

● راولپنڈی۔ ۱۳ مارچ۔ امریکہ نے اسلام آباد میں اپنے سفارتخانہ کے لئے ۱۳ ایکڑ زمین خریدنے کا فیصلہ کیا ہے جگہ کا انتخاب کر لیا گیا اور زمین منتقلی کے کاغذات کو عنقریب آخری شکل دے دی جائے گی۔

● کابل۔ ۱۳ مارچ۔ افغانستان کے چچا شاہ ولی خان آج بھارت کے ۱۹ روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے۔ کابل ریڈیو نے کہا ہے کہ شاہ ولی خان کا دورہ بھارت بہت اہم ہے وہ بھارتی حکام سے باہمی مفاد کے کئی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور شاہ افغانستان کا ایک خط پنڈت نہرو کے حوالے کریں۔

● کراچی۔ ۱۳ مارچ۔ پاکستان تیل کی تلاش کے لئے روسی ہیلی کاپٹر استعمال کرے گا۔ جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں پرواز کر کے تیل کی تلاش میں مدد دیں گے۔ روس نے پاکستان کو اس مقصد کے لئے دو ہیلی کاپٹر دئے ہیں۔ جن میں گیارہ نشستیں ہیں۔ تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کے قائمقام ڈائریکٹر میجر جنرل جہاں الدین نے آج "سروے سروس" کا افتتاح ایک سادہ مگر پُراثر تقریب میں کیا۔

● جکارتہ۔ ۱۳ مارچ۔ صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ دنیا میں صرف انڈونیشیا ہی واحد ملک ہے۔ جہاں کمیونسٹ نظریہ کو اپنے دفاع کی فکر ہے ورنہ ہر جگہ یہ نظریہ حملہ آور کی حیثیت رکھتا ہے۔ انڈونیشیا میں اس نظریہ کا ہمارے قومی نظریہ سے مقابلہ ہے۔ اور یہ قومی نظریہ ترقی پسندانہ ہے یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ نظریہ یہاں آگے بڑھنے اور چھا جانے پر بھی قادر نہیں ہے۔

● تہران۔ ۱۳ مارچ۔ ایران نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس بات کا یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ وزیر زراعت حسن ارسن کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔

● کوالالمپور۔ ۱۳ مارچ۔ ملایا کی تین سیاسی جماعتوں نے "ملائیشیا" کے مجوزہ وفاق کی مخالفت میں متحدہ محاذ بنایا ہے ایک سابق وزیر زراعت عبدالعزیز اسحاق نے کہا ہے کہ متحدہ محاذ میں سوشلسٹ اسلامک پارٹی پیپلز پروگریسو پارٹی اور پارلیمنٹ کے تقریباً تمام آزاد خیال کے ارکان شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ وفاق کی وجہ سے انڈونیشیا اور ملایا کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے وزیراعظم تنکو عبدالرحمٰن پر بھی سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ وہ صورت حال سے اچھی طرح عہدہ برآ نہیں ہو رہے ہیں بیان میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ شمالی بورنیو اور سراوک کے صوبوں میں ریفرنڈم کرایا جائے تاکہ مجوزہ وفاق میں شمولیت کے بارے میں وہاں کے عوام کی رائے معلوم کی جا سکے۔

● کوالالمپور۔ ۱۳ مارچ۔ برطانیہ کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل سر رچرڈ ہل واپس برطانیہ پہنچنے پر ایک رپورٹ پیش کریں گے۔ جس میں وہ ملایا کی بحری بری اور ہوائی فوج کو طاقتور بنانے کے سلسلے میں ملایا کی ضروریات کی تفصیلات بیان کریں گے۔ اس رپورٹ میں ملایا کے متعلق انڈونیشیا کی مقابلے کی پالیسی کے خطرات کو ظاہر کیا جائے گا۔ ملایا میں قیام کے زمانے میں جنرل ہل کو ملایا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمٰن اور وزیر دفاع تن عبدالرزاق نے حالات سے آگاہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ تنکو عبدالرحمٰن نے ان کو بتایا کہ اس وقت ملایا کے رد دیار میں بڑے پیمانے پر گشتی بحری بیڑے کی ضرورت ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ غیر تشریعی انبیاء نبوۃ مطلقہ کے بھی ضرور حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ شارع نبی کے بالمقابل جزئی نبی ہونے کے باوجود نفس نبوۃ یا نبوت مطلقہ کے لحاظ سے کامل نبی ہوتے ہیں۔ اور زمرۂ انبیاء کے فرد ہوتے ہیں۔ یہی حال کامل ظلی نبی کا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وقت تک اپنی نبوت کو محدثیت تک محدود قرار دیتے ہوئے اپنے تئیں جزئی نبی کہا تھا۔ اور اپنی نبوت کی تاویل محدثیت سے کی تھی اس لئے زمانہ کے بعد جب آپ پر منکشف ہو گیا کہ آپ صریح طور پر نبی کہلا سکتے ہیں یعنی محدثیت کی تاویل کی ضرورت نہیں تو آپ نے اپنے تئیں آئندہ محض محدث یا جزئی نبی کہنا ترک فرما دیا۔ تاکہ آپ کی نبوت کا محدثیت سے التباس نہ ہو۔ اسی لئے ہم آپ کے تتبع میں اب آپ کو جزئی نبی نہیں کہتے۔ ورنہ نسبت کے لحاظ سے غیر تشریعی نبی نبوۃ مطلقہ یعنی نبوۃ مطلقہ یا نفس نبوۃ کے لحاظ سے کامل نبی ہوتے ہوئے تشریعی نبی کے مقابل میں شریعت کی جزء براہ راست نہ رکھنے کی وجہ سے جزئی نبی کہلا سکتا ہے۔

خذ هذا ولا تكن من الشاكين المشككين

کشمیر کے مسئلہ پر کلکتہ کی بات چیت آگے نہیں بڑھ سکی

وزارتی بات چیت کا پانچواں دور مئی میں ہوگا

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کے چوتھے دور کے دوسرے روز کل دونوں ملکوں کے وفود میں نوے منٹ تک مسئلہ کشمیر پر بات چیت ہوئی۔ بھارتی وفد کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے ملاقات کے دوران پاکستان اور چین میں سرحدی معاہدے پر اعتراض کیا تھا۔ کل وفود میں دو مرتبہ ملاقات ہوئی۔ پاکستان کی جانب سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، آغا ہلالی اور آغا شاہی نے حصہ لیا، بھارت کی جانب سے سردار سورن سنگھ، پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر اور بھارتی حکومت کے محکمہ دولت مشترکہ کے سیکرٹری نے شرکت کی۔ تیسرے پہر کی ملاقات میں پاکستان کی جانب سے مسٹر غلام اسحاق نے بھی شرکت کی اور دونوں ملکوں کے دو دو مشیر بھی شریک ہوئے۔

سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چوتھا دور بڑی بے اطمینانی کے عالم میں شروع ہوا ہے۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل دونوں وفود کی ملاقاتوں میں مسئلہ کشمیر پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی کل پہلی مرتبہ اس مسئلہ پر بات چیت ہوئی۔

بھارتی وفد کے ترجمان سے جب بات چیت کی نوعیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا جب ترجمان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آج بھی پاکستان اور چین میں سرحدی سمجھوتہ کے بارے میں تبادلۂ خیالات ہوا تو ترجمان نے کہا پاک چین سرحدی معاہدہ بھی مسئلہ کشمیر کا ایک حصہ ہے۔ آج دونوں ملکوں کے وفود کے لیڈروں اور مشیروں میں الگ الگ ملاقات ہوگی۔ بھارت میں امریکی سفیر پروفیسر گالبرتھ نے کل شام پاکستان ہاؤس میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے پھر ملاقات کی جو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے بارے میں بات چیت کی۔ اگرچہ مذاکرات کے موجودہ دور کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے لیکن پانچواں دور ناگزیر ہے، غالباً یہ دور مئی میں شروع ہوگا

بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے کل شام مسٹر بھٹو سے ملاقات میں بھارتی تجاویز کی تفاصیل بتائیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ خط متارکہ جنگ میں کچھ تبدیلیوں کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کا تصفیہ کر لیا جائے۔ پاکستان پہلے ہی اس تجویز کو مسترد کر چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھٹو نے سردار سورن سنگھ سے کہا ہے کہ وہ تصفیہ کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کریں۔ لیکن اس بات کی کوئی توقع نہیں ہے کہ سردار سورن سنگھ کوئی نئی تجاویز پیش کریں۔ بہرحال مذاکرات جو پرسوں شروع ہوئے تھے کل بھی غیر یقینی حالت میں جاری رہے لیکن بات بالکل آگے نہ بڑھ سکی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھٹو آج ملاقات کے دوران غالباً تری پورہ اور آسام سے مسلمانوں کی جبری بے دخلی کا سوال اٹھائیں گے۔ یاد رہے کہ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں اس بارے میں سخت غم و غصہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ مسٹر بھٹو کلکتہ جا کر یہ سوال اٹھائیں۔

افغانستان اور چین میں سرحدی مذاکرات

پشاور ۱۴ مارچ۔ افغانستان اور چین اپنی مشترکہ سرحد کی نشان بندی اور سرحدی معاہدہ پر دستخط کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ریڈیو کابل نے افغان وزارت خارجہ کا ایک اعلان نشر کیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت افغانستان اور حکومت چین اپنے ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے پیش نظر اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ ان ملکوں کے درمیان سرحد، امن اور دوستی کی سرحد ہے۔ دونوں ملکوں میں دوستانہ اور اچھے ہمسائیوں کے تعلقات کو مزید ترقی دینے کے لئے دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مشترکہ سرحد کی نشان بندی اور سرحد کے بارے میں معاہدہ کرنے کے لئے مذاکرات شروع کئے جائیں۔

کالا باغ میں خام لوہے کے ذخیرہ کی دریافت

راولپنڈی ۱۴ مارچ۔ پاکستان کے محکمہ طبقات الارض نے اقوام متحدہ کے ماہرین کی مدد سے جو تحقیقات کی ہے اس کے نتیجہ کالا باغ مکھڈ وال کے علاقہ میں ہلکے درجہ کے خام لوہے کا سب سے بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ تاہم اس امر کا دارومدار تجربات کے نتیجہ پر ہے۔ کہ آیا کالا باغ کے خام لوہے کو لوہا اور فولاد تیار کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ذمہ داران نظم ونسق کی توجہ کیلئے

۱۹۵۳ء میں جو حالات ملک میں قتل وغارت فسادات اور بالآخر مارشل لاء کے قیام پر منتج ہوتے تھے ان کی ایک اہم وجہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے مطابق یہ تھی کہ:۔

"مطالبات کو مذہبی شکل دے دی گئی تھی اور عوام میں یہ خیال وسیع پیمانے پر پھیلا دیا گیا تھا کہ احمدی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالی کو کم کر رہے ہیں اور اسلام کے ایک بنیادی عقیدے کو مضرت پہنچا رہے ہیں" (صفحہ ۲۵۹)

احراریوں نے "ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلہ کو استعمال کر کے اس مسئلہ کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے عوام کے مذہبی جذبات و حسیات سے فائدہ اٹھایا" (صفحہ ۲۷۰۔ ۲۷۵)

اُس وقت جب عوام کے مذہبی جذبات کو ذاتی اغراض کی خاطر مشتعل کرنے کی کوششیں شروع کی گئیں تو اس وقت کے انسپکٹر جنرل پولیس نے بروقت حکومت کو مطلع کر دیا تھا کہ

"اگر اس سورش کو اسی طرح جاری رہنے دیا گیا تو ایک دن ہمیں شدید دشواریوں سے دوچار ہونا پڑے گا اور ممکن ہے اس پر قابو پانا دشوار ہو جائے" (صفحہ ۳۶۱)

لیکن اس وقت کی حکومت نے اس انتباہ پر توجہ نہ دی نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر واقعی حالات قابو سے باہر ہو گئے۔

آجکل پھر بعض عناصر نے ۱۹۵۳ء کے سے حالات پیدا کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ مختلف مقامات پر "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر اشتعال پھیلایا جا رہا ہے اور پھر یہ ناپاک الزام دہرایا جا رہا ہے کہ "احمدی نعوذ باللہ اسلام کے ایک بنیادی عقیدے کو ضرر پہنچا رہے ہیں"۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت گذشتہ واقعات و حالات سے اور ان حالات کا جو تجزیہ ایک خاص تحقیقاتی عدالت سے کرایا گیا تھا اس سے کیا فائدہ اٹھاتی ہے اور ملک کو ہر قسم کے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا کارروائی کرتی ہے؟

گورنمنٹ کالج جوہر آباد کے مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج نے ٹرافی جیت لی

ربوہ: یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ تعلیم الاسلام کالج کے مقررین نے گورنمنٹ کالج جوہر آباد کے آل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ کی ٹرافی جیت لی ہے۔ اس مباحثہ میں نور محمد چانڈیہ نے دوسری پوزیشن اور مشہود احمد شاہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مجموعی طور پر ہماری ٹیم اول رہی۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال بھی اس مباحثہ کی ٹرافی ہمارے مقررین نے ہی جیتی تھی۔

علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج جھنگ کے آل پاکستان بین الکلیاتی طرحی مشاعرہ میں ہمارے کالج کے سید ارشد ترمذی نے تیسرا انعام حاصل کیا۔

میں ڈیگال کی مخالفت نہیں چھوڑونگا

سابق وزیراعظم فرانس بیداؤ کا اعلان

سٹین بیچ (جرمنی) ۱۵ مارچ فرانس کے سابق وزیراعظم بیداؤ نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ حکومت کی جانب سے لگائی گئی شرط کے باعث باویریا میں عارضی قیام کی اجازت طلب کریں گے۔ حکومت نے یہ شرط عائد کی تھی کہ اگر وہ سیاسی سرگرمیاں ترک کرنے کا وعدہ کریں۔ تو اس صورت میں انہیں مستقل پناہ دی جا سکتی ہے لیکن بیداؤ نے مستقل پناہ کے لئے رکھی گئی شرط کو یہ کہکر ٹھکرا دیا کہ وہ باویریا سے چلے جانا پسند کریں گے لیکن صدر ڈیگال کو ختم کرنے کی تحریک سے کسی قیمت پر الگ نہیں ہو سکتے ادھر جرمنی کے مبصرین نے بتایا ہے کہ اس صورت میں جبکہ چانسلر ایڈنائر اور صدر ڈیگال ایک دوسرے کے گہرے حلیف ہیں۔ بیداؤ کا غیر مشروط طور پر باویریا میں قیام ناممکن ہوگا۔ اس وقت سابق وزیراعظم یہاں دو صحافیوں کے پاس مقیم ہیں۔ اسکے اردگرد جرمن پولیس کا پہرہ ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

تقریب شادی

مسعود احمد صاحب قریشی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ابن مکرم قریشی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر آف ربوہ کا نکاح امۃ الحمید راشدہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب آف راولپنڈی کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ نے مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۳ء کو بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور برات بذریعہ چناب ایکسپریس ۲ مارچ کی صبح کو راولپنڈی سے ربوہ واپس پہنچی۔ مکرم قریشی محمد اسمٰعیل صاحب نے مورخہ ۳ مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بہت سے مقامی احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔